صلہ رحمی اور رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک کی اہمیت اور اس کا اجر و ثواب

الْخُطْبَةُ الأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، وَالْفَضْلِ وَالْإِنْعَامِ، أَمَرَنَا بِصِلَةِ الْأَرْحَامِ، وَوَعَدَنَا عَلَى ذَلِكَ الْأُجُورَ الْعِظَامَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، أَوْصَلُ النَّاسِ لِرَحِمِهِ، وَأَبَرُّهُمْ بِقَرَابَتِهِ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ: (**وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا**)(١).

رفیقانِ ملت اسلامیہ! میرے عزیز بھا اللہ جل جلالہ نے ہمیں صلہ رحمی کا اور رشتہ داروں کے ساتھ احسان واکرام کا حکم دیا ہے اور قربت اور درجہ کے لحاظ سے ان کے ساتھ تعلق قائم کرنے کی تاکید فرمائی ہے اور حسن سلوک کی ترغیب دی ہے چنانچہ اس کا فرمان ہے: (**وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ**

(١) النساء : ١.

إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ)(١) . اور اللہ کی کتاب کے مطابق رشتہ داروں میں سے بعض رشتہ دار دوسرے بعض سے زیادہ قربت رکھتے ہیں بے شک اللہ تعالی ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے،یعنی خونی رشتوں میں سے بعض رشتے احسان و تعلق اور رحمت وکرم میں دوسرے بعض سے زیادہ حق دار اور مستحق ہیں(٢) اُولوالارحام وہ لوگ ہیں جو باپ یاماں کی طرف سے کسی رشتے کی بنا پر آدمی سے قربت رکھتے ہوں، مثلاً بھائی،بہن،چچا ،ماموں،خالہ،پھوپھی،دادا،دادی اور نانا،نانی وغیرہ اسی طرح ان کی آل واولاد بھی ارحام میں شامل ہیں صلہ رحمی کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگائیں کہ رَحِم: اللہ تعالی کے صفاتی کے نام رحمان سے نکلا ہے ایک حدیث قدسی میں باری تعالی کا ارشاد ہے: «أَنَا الرَّحْمَنُ، وَأَنَا خَلَقْتُ الرَّحِمَ،وَاشْتَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِي، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ»(٣). میں ہی رحمان ہوں اور میں نے ہی رَحِم پیدا کیا ہے اور اس کو اپنے نام سے مشتق کیا ہے پس جو شخص رَحِم اور رشتہ داری کو جوڑے گا میں اس کو جوڑوں گا اور جو اس کو توڑے گا میں اس کو توڑوں گا یعنی اس کے باہمی تعلقات کو کمزور کردوں گا اور اس کا شیرازہ منتشر کردوں گا ایک بار نبی رحمۃ للعلمین ﷺ

(١) الأنفال : ٧٥.
(٢) تفسير ابن كثير : ٦/٣٨٢.
(٣) أحمد : ١٦٥٩ ، وأبو يعلى في مسنده ١/٣٨٦ واللفظ له .

نے اپنے صحابۂ کرام کو صلہ رحمی کی تاکید کرتے ہوئے ارشاد فرمایا :«أَرْحَامَكُمْ أَرْحَامَكُمْ»[١]. یعنی اپنے رشتہ داروں کے ساتھ تعلق قائم رکھو اور ان کے ساتھ احسان واکرام کا برتاو کرو[٢] سیدنا ابوذر غِفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے خلیل رحمت عالم ﷺ نے مجھے تاکید فرمائی ہے کہ میں اپنے رشتہ داروں سے تعلق جوڑوں اگر چہ ان کی طرف سے تعلق توڑا جائے[٣] یقیناً صلہ رحمی بہت بڑی نیکی اور بہت بڑی معاشرتی خوبی اور شرعی ذمہ داری ہے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:«تَعَلَّمُوا مِنْ أَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُونَ بِهِ أَرْحَامَكُمْ»[٤]. اپنے نسب نامے کی معلومات رکھو تاکہ تم اپنے اقارب کے ساتھ صلہ رحمی کر سکو ، لہذا بڑوں اور بزرگوں کو چاہیے کہ وہ بچوں کو اپنے اعزاء واقارب اور رشتہ دارون سے مِلاتے رہا کریں بچوں کی ان سے پہچان کرائیں تاکہ وہ ان کے ساتھ صلہ رحمی اور احسان واکرام کر سکیں[٥] الحاصل صلہ رحمی کی شریعت میں بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے اور اس کو مومنین کا اور آخرت پر یقین رکھنے والوں کا عمل بتایا گیا ہے جیسا کہ رحمتِ عالم ﷺ کا فرمان ہے:«مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ

---

(١) صحيح ابن حبان : ٤٣٦ .
(٢) التنوير شرح الجامع الصغير : ٢٨٢/٢ .
(٣) صحيح ابن حبان : ٤٤٩.
(٤) الترمذي : ١٩٧٩.
(٥) مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح : ١٥٠/١.

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ»[١]. جو شخص اللہ اور روز جزا پر ایمان رکھتا ہے اسے (اپنے اہل قرابت کے ساتھ) صلہ رحمی کرنی چاہیئے، صلہ رحمی بہت ہی پاکیزہ اور محبوب عمل ہے چنانچہ نبیٔ رحمۃ للعلمین ﷺ سے جب پسندیدہ اعمال کے بارے میں سے سوَال کیا گیا تو آپ ﷺ نے دوسرے اہم اعمال کے ساتھ صلہ رحمی کو بھی کو ذِکر کیا اور ارشاد فرمایا: «صِلَةُ الرَّحِمِ»[٢]. قرآن پاک میں صلہ رحمی کو عقل والوں کی صفت اور ان کا عمل بتایا گیا ہے: (إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُوْلُو الْأَلْبَابِ* الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَلَا يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ* وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ)[٣]. نصیحت تو وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو عقل (سلیم) والے ہیں یہ عقل والے لوگ ایسے ہیں کہ اللہ سے انہوں نے جوکچھ عہد کیا ہے اس کو پورا کرتے ہیں اور اس عہد کو توڑتے نہیں اور یہ ایسے ہیں کہ اللہ تعالی نے جن تعلقات کے قائم رکھنے کا حکم کیا ہے ان کو قائم رکھتے ہیں، باری تعالی نے ایسے بندوں کو بشارت دی ہے کہ ان کے واسطے نیک انجام اور ہمیشہ رہنے کی جنتیں ہیں، لہذا ہمیں بھی صلہ رحمی کا اہتمام کرنا چاہیے تاکہ ہم کو اللہ کی رضا نصیب ہو اور دین و دنیا کی سعادت اور جنت حاصل ہو

---

(١) البخاري : ٦١٣٨ .
(٢) مسند أبي يعلى : ٦٨٣٩ .
(٣) الرعد : ١٩ - ٢١ .

صلہ رحمی کی اہمیت کا شعور رکھنے والو! اللہ کے نیک بندے صلہ رحمی کا اہتمام کرتے ہیں اپنے عزیز واقارب سے تعلق رکھتے ہیں ان کے ساتھ احسان واکرام کرتے ہیں اور ان کی غلطیوں اور کوتاہیوں کو درگُذر کردیتے ہیں ایک صاحب نے نبیٔ کریم ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ! میرے کچھ رشتہ دار ہیں میں ان کے ساتھ تعلق قائم کرتا ہوں جبکہ وہ تعلق توڑتے ہیں میں ان کو معاف کرتا ہوں جبکہ وہ ظلم کرتے ہیں میں ان کے ساتھ بھلائی اور احسان کرتا ہوں جبکہ وہ میرے ساتھ برائی کرتے رہتے ہیں تو کیا میں بھی ان کے ساتھ اسی طرح کا مُعاملہ کروں ؟ تو آپ ﷺ نے ان کو ہدایت فرمائی: «لَا... وَلَكِنْ خُذْ بِالْفَضْلِ وَصِلْهُمْ»(1). نہیں (تم ان لوگوں کے ساتھ انہیں جیسا مُعاملہ مت کرو)، بلکہ تم فضل کا مُعاملہ کرو اور ان کے ساتھ صلہ رحمی کرو ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے: «لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ، وَلَكِنِ الْوَاصِلُ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا»(2). وہ شخص صلہ رحمی کرنے والا نہیں جو برابری سرابری کرنے والا ہے بلکہ صلہ رحمی کرنے والا تو وہ شخص ہے کہ جب اس کے رشتہ دار اس سے تعلق توڑیں تو وہ ان سے تعلق جوڑے، صلہ رحمی اور رشتہ داروں کے

---

(١) مسند أحمد: ٦٩٤٢.

(٢) البخاري : ١٤٦١.

ساتھ بھلائی کا طریقہ یہ ہیکہ ان سے گاہے بگاہے ملاقات کی جائے ان کی خیریت دریافت کی جائے ان کے ساتھ خیر خواہی کی جائے ان کی خوشی میں شریک ہوکر مسرت کا اظہار کیا جائے اور ان کے غم میں شریک ہوکر ان کو تسلی دی جائے اپنی تقریبات میں اور خوشی ان کو مدعو کیا جائے ان کی خاطر تواضع کی جائے ان کے حالات کی خبر رکھی جائے ان کے مُعا مَلات اور مشکلات کو آسان بنانے کی کوشش کی جائے اور ضرورت کے وقت ان کا مالی تعاون کیا جائے ان کا دل خوش رکھا جائے ان سے برابر رابطہ رکھا جائے اور کم ازکم دعاوسلام کا سلسلہ توضرور رکھا جائے نبی کریم ﷺ نے ہمیں اس کی تاکید فرمائی ہے: «بُلُّوا أَرْحَامَكُمْ وَلَوْ بِالسَّلَامِ»[1]. اپنے رشتہ داروں سے تعلق رکھو گر چہ سلام ودعا ہی کے ذریعے ہو

صلہ رحمی کا اہتمام کرنے والو! نبیٔ رحمۃ للعلمین ﷺ اپنے اقارب کے ساتھ احسان واکرام کا برتاو فرماتے ان کی خیریت دریافت فرماتے ان میں جو بیمار ہوتا اس کی عیادت فرماتے اس کی شفا کیلئے دعا فرماتے جو پریشان حال ہوتا اس کی پریشانی دور فرمانے کی کوشش کرتے یعنی ہر طرح سے صلہ رحمی کا اہتمام فرماتے چنانچہ آپ ﷺ اپنی پھوپھی سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کرتے اور ان کی خیریت دریافت فرمایا کرتے. نیز اپنی

(١) شعب الإيمان للبيهقي : ٦/٢٢٦ .

دونوں خالہ کی ملاقات وزیارت فرمایا کرتے اور ارشاد فرماتے: «الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ»(١) . خالہ توماں کے درجے میں ہوتی ہے، اسی طرح چچا کے بارے میں آپ ﷺ کا فرمان مبارک ہے: «عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ»(٢) . آدمی کا چچا اس کے باپ کے مانند اور قائم مقام ہوتا ہے ، نبیٔ کریم صاحبِ خُلُقِ عظیم ﷺ نے ہمیں اس بات کی ترغیب دی ہیکہ ہم اپنے غریب رشتہ داروں کا تعاون کریں ان کی مالی اور اخلاقی مدد کریں ان پر صدقہ کریں اس صدقہ کی بہت زیادہ فضیلت اور اہمیت ہے اس پر دوہرا اجر ملتا ہے آپ ﷺ کا فرمان عالیشان ہے: «إِنَّ الصَّدَقَةَ...عَلَى ذِي الرَّحِمِ اثْنَتَانِ: صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ»(٣) . رشتہ دار اور قرابت دار پر صدقہ کرنے سے دوگُنا ثواب ملتا ہے ایک صدقہ کا دوسرے صلہ رحمی کا، رشتہ داروں کا مالی اور اخلاقی تعاون کرنے سے باہمی تعلق مضبوط ہوتا ہے دلوں کی کدورت ختم ہوتی ہے آپسی الفت وانسیت عام ہوتی ہے اور فیملی الفت ومحبت سے معمور ہوتی ہے اور معاشرہ امن وعافیت کی دولت سے مالا مال ہوتا ہے یا اللہ یا کریم ہم کو صلہ رحمی کی اور رشتہ داروں سے تعلق قائم ودائم رکھنے کی توفیق عطا فرما ہمیں والدین اور آباء واجداد کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنادے اور ہم کو اپنے خاص

(١) البخاري : ٢٦٩٩
(٢) مسلم : ٩٨٣.
(٣) النسائي : ٢٥٨٢ ، وابن ماجه: ١٨٤٤.

بندوں میں شامل فرمالے***فاللّهُمَّ وفِّقْنا لِطاعَتِك أجْمَعِينَ، وَطاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ ﷺ وَطاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنا بِطاعَتِهِ عَمَلًا بِقَوْلِكَ:(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)[١].

نَفَعَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَبِسُنَّةِ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

(١) النساء : ٥٩ .

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ، الْكَرِيمِ التَّوَّابِ، جَزِيلِ الثَّوَابِ، سَرِيعِ الْحِسَابِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

برادرانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیزدوستو! صلہ رحمی بہت بڑی نیکی ہے اللہ رب العزت صلہ رحمی کرنے والوں کو فوری اجر وثواب عطا کرتا ہے سرورکونین ﷺ کا ارشاد ہے: «لَيْسَ شَيْءٌ أُطِيعَ اللَّهُ فِيهِ أَعْجَلَ ثَوَابًا مِنْ صِلَةِ الرَّحِمِ»[1]. اللہ کی اطاعت اور رضا کیلئے جتنی بھی نیکیاں کی جاتی ہیں ان میں صلہ رحمی کا ثواب سب سے فوری اور بہت جلد دیا جاتا ہے پس جو بندہ صلہ رحمی کرتا ہے دنیا میں اس کی زندگی لمبی ہوتی ہے اس کے مال میں خیر و برکت ہوتی ہے اور اس کے اہل وعیال میں تعلق مضبوط ہوتا ہے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: «إِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ، مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ، مَنْسَأَةٌ فِي الْأَثَرِ»[2].

بلاشبہ صلہ رحمی اہل وعیال کے درمیان الفت ومحبت کا اور مال میں اضافے کا اور عمر کی درازی اور برکت کا سبب ہے ،صلہ رحمی ان پاکیزہ اعمال میں شامل ہے جن کی برکت سے بندے کو اللہ کا قرب اور جنت مین داخلہ نصیب ہوتا ہے چنانچہ ایک صحابی نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے کوئی ایسا

---

(١) البيهقي في السنن الكبرى : ٢٠٣٦٤ .
(٢) الترمذي : ١٩٧٩ .

عمل بتلادیں جو مجھکو جنت میں داخل کرادے اور جہنم سے محفوظ رکھے تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: «تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ ذَا رَحِمِكَ»[١]. (جنت حاصل کرنی کا نسخہ یہ ہیکہ) تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کئے بغیر فقط اسی کی عبادت کرواور نماز قائم کرتے رہواور زکاۃ ادا کرتے رہواور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ تعلق قائم ودائم رکھو، ان فضائل اور ثواب کا تقاضا ہیکہ ہم بھی اپنے اقارب اور رشتہ داروں کے ساتھ الفت ومحبت کا مُعاملہ کریں صلہ رحمی کا اہتمام کریں اور اپنے بچوں کو بھی اس کی ترغیب دیتے رہا کریں تاکہ ہمارا گھر اور معاشرہ سکون ومحبت سے مالا مال ہواور ہم سب کو پر سکون زندگی حاصل ہو اللہ جل جلالہ کی رضا وخوشنودی نصیب ہو آخر میں بارگاہِ رب العزت میں مخلصانہ دعا ہے کہ الٰہَ العلمین ہم کو صلہ رحمی کی اور عزیز واقارب کے ساتھ تعلق قائم کرنے کی توفیق عطا فرما ہماری تمام عبادت واطاعت کو قبول فرمالے اور ہمیں اپنے فضل وکرم سے نواز دے *** هَذَا وصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى خَيْرِ الْبَشَرِ، وَأَطِيعُوا رَبَّكُمْ فِيمَا أَمَرَ، فَقَدْ قَالَ سُبْحَانَهُ: (إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)[٢].

---

(١) مسلم : ٤٦٨٩.

(٢) الأحزاب : ٥٦ .

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ نَرْجُو، وَإِيَّاكَ نَدْعُو، فَأَدِمْ عَلَيْنَا فَضْلَكَ، وَأَسْبِغْ عَلَيْنَا نِعَمَكَ، وَتَقَبَّلْ صَلَوَاتِنَا، وَضَاعِفْ حَسَنَاتِنَا، وَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِنَا، وَارْفَعْ دَرَجَاتِنَا، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخْ خَلِيفَةْ بْن زَايِدْ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَاشْمَلْ بِتَوْفِيقِكَ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخْ زَايِدْ وَالشَّيْخْ مَكْتُومْ وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رِضْوَانِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ.

وَارْحَمِ اللَّهُمَّ جَمِيعَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، إِنَّكَ سَمِيعٌ قَرِيبٌ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الْأَمَانَ وَالِاسْتِقْرَارَ، وَالرَّخَاءَ وَالِازْدِهَارَ، وَزِدْهَا تَقَدُّمًا وَرِفْعَةً، وَتَسَامُحًا وَمَحَبَّةً، وَأَدِمْ عَلَى أَهْلِهَا السَّعَادَةَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ؛ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْنَا مِنْهُ وَمَا لَمْ نَعْلَمْ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ؛ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْنَا مِنْهُ وَمَا لَمْ نَعْلَمْ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَنَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ وَعَمَلٍ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ وَعَمَلٍ، وَنَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَةَ كُلِّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لَنَا رَشَدًا.

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وقُوَّاتِ التَّحالُفِ الْأَبْرَارَ، وَأَدْخِلْهُمُ الجَنَّةَ مَعَ الْأَخْيَارِ، واجْزِ أَهْلِيهِمْ جَزَاءَ الصَّابِرِينَ؛ بِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ؛ الَّذِينَ تَحَالَفُوا عَلَى رَدِّ الْحَقِّ إِلَى أَصْحَابِهِ، وَاجْمَعْ أَهْلَ الْيَمَنِ عَلَى كَلِمَةِ الْحَقِّ وَالشَّرْعِيَّةِ، وَأَدِمْ عَلَيْهِمُ الِاسْتِقْرَارَ، وَعَلَى بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.